عثمان پبلک اسکول سسٹم

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

UPSS

Shaping the leaders of Ummah

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

ماہنامہ

تربیہ

فروری 2023

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
UPSS
Shaping the leaders of Ummah

معارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز
تربیہ

Monthly e-Mag for lifelong learning & holistic development
فروری 2023 رجب -شعبان 1444ھ

- فہم القرآن
- فہم الحدیث
- سیرتِ نبویؐ
- تعلیم وتربیت
- شخصیت
- انٹرویوز
- تعمیر شخصیت
- کیریر کونسلنگ
- طب و صحت
- اقبالیات
- گوشہ عثمانین
- اقدار
- رہنمائے والدین
- سائنس وٹیکنالوجی
- تعارف کتاب
- تاریخ

القرآن

اے ایمان والو! شیطان کی پیروی نہ کرو اور جو شیطان کے قدموں کی پیروی کرتا ہے تو بے شک شیطان تو بے حیائی اور بُری بات ہی کا حکم دے گا ۔

سورۃ النور ۔21

الحدیث

حیاء ایمان ہے اور ایمان جنت میں لے جائے گا ۔

(مسند احمد)

کیریرکاؤنسنگ: انسانی علوم (Human Sciences)

انسانی علوم کو عرفِ عام میں آرٹس کہا جاتا ہے، یہ علوم ہمیں دنیا میں ہماری حیثیت ، باہمی تعلق، ریاضی ، حل اور مستقبل کی اہمیت اور کردار ، قدرت ، فطرت اور خود خالقِ کائنات اللہ تعالیٰ سے ہمارے تعلق کا فہم اور اثرات کے بارے میں بتاتے ہیں ۔

ہم اپنی زندگی میں ہر عمل کا رد عمل دیتے ہیں۔ بعض باتوں کو پسند اور بعض کو ناپسند کرتے ہیں۔ ہر طرح کے نقصان ، حتٰی کہ موت سے بچنے کے لیے اپنی پوری طاقت سے مزاحمت کرتے ہیں ۔ اپنی خوشی اور مسرت کے لیے ہر فرد سوچتا ہے اور اپنا حق استعمال کرتا ہے۔ انسانی علوم انھی امور کے مطالعے کا نام ہے ۔ اگر انسان کے بارے میں بنیادی سوالات کا جائزہ لیں تو معاملات کو سمجھا جاسکتا ہے۔ انسان کیا ہے ؟ بہترین انسان کی مکمل شکل کیا ہوسکتی ہے ؟ مذہب ، اخلاقیات اور ذہانت میں انسانی زندگی کا کتنا دخل ہے ؟ انسان کی انفرادی اور اجتماعی ترقی میں خواہشات ، ضروریات ، تنہائی ، موت، پیدائش

امید اور اسباب پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

محض علم اور مہارت ہمیں خوشی اور عزت و احترام نہیں دے سکتے جب تک ان پر اعلیٰ اخلاق او ر روحانی اقدار کی سان نہ چڑھی ہو۔ علم اور مہارت انسان کو مشین تو بنادیتے ہیں لیکن ایک متوازن شخصیت کا ارتقاء ممکن نہیں۔ لہٰذا ضروری ہے۔کہ انسان کے سامنے زندگی کا کوئی مقصد اور اقدار کا زندہ احساس موجود ہو جو معاشرے کے تمام افراد کو ایک دوسرے سے جوڑ سکے۔ نہ صرف اپنی بلکہ دوسروں کی خوشی اور غمی کو محسوس کر سکے۔مشکلات اور مسائل کو سمجھ سکے اور ان میں تعاون دے سکے۔ نیک خواہشات اور تمنائیں ظاہر ہوں، اگر یہ سب کچھ نہ ہو تو پھر اعلیٰ ترین ڈگری اور مہارت انسان کو انسان بھی نہیں رہنے دے گی بلکہ اسے جنگل کا درندہ بنا دے گی۔

کائنات کا اہم ترین شعبہ علم انسانی علوم ہے۔ ہر دوسرا علم انسان کو سہولت اور آسائش کے علاوہ کچھ نہیں دیتا۔ ان کی کمی سے آسائشات میں ہی کمی آئے گی۔ لیکن اس شعبے کی کمزوری انسانیت کو انفرادی اور اجتماعی سطح پر گرادیتی ہے۔ ان حالات میں ہر دوسرا علم اور مہارت مزید تباہی ہی لاتا ہے۔معاشر ہ ہر لحاظ سے گراوٹ اور شکست سے دو چار ہو جاتا ہے۔

انسانی تاریخ گواہ ہے کہ جن قوموں نے ترقی کی اور دنیا پر حکمرانی کی انہوں نے سب سے پہلے انسانی علوم پر توجہ دی ۔ بشریات ، عمرانیات ، لسانیات ،معاشیات سیاسیات اور دینیات وغیرہ علوم میں ترقی کی۔ پاکستان کی دنیا میں نظریاتی و جغرافیائی اہمیت کی وجہ سے ہمارے قابل طلبہ و طالبات کو انسانی علوم کی طرف آنا چاہیے۔ انسانی علوم پر مبنی اس سیریز میں مختلف ذیلی شعبوں میں سے اس ماہ کے شمارے میں نفسیات سے متعلق تمام ضروری تفصیلات دی جا رہی ہیں۔طلبہ و طالبات ان تفصیلات کو غور سے پڑھیں اور اپنی شخصیت اور صلاحیت کے ساتھ اس کا موازنہ کریں ۔ ہر پہلو سے جائزہ لیں اور معلومات پر مبنی فیصلہ کریں۔

نفسیات

نفسیات انسانی علوم کا وہ شعبہ ہے جو ذہنی عمل (اور رویوں سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ انسانوں کے رویوں کے منظم مطالعے کا نام ہے۔ ماہرین نفسیات احساسات، مقاصد، عمل اور رد عمل اور دماغ کی نوعیت کا مطالعہ کرتے ہیں ۔ ان کے سارے مطالعے اور تحقیق کا آخری مقصد بغیر ادویات استعمال کیے مشاور ت اور دیگر طریقوں سے انسانی سوچ اور ر ویوں میں مثبت تبدیلیاں لا نا ہے۔ انسانی زندگیوں میں بہتری کی شدید خواہش کے بغیر اس شعبے میں کامیابی ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے ۔

نفسیات ایک ایسا شعبہ ہے جو پاکستان میں طلبہ و طالبات کے تقریباً تمام آرٹس کالجز اور عام جامعات میں موجود ہے۔ اس شعبے میں محض گریجویٹ یا ماسٹرز کی 16 سالہ ڈگری حاصل کر لینے سے کامیاب کیرئیر ایک مشکل کام ہے۔ ایم ایس/ ایم فل اور پی ایچ ڈی کی طرف آگے بڑھنا چاہیے۔

ایک اہم توجہ طلب بات یہ ہے کہ اس شعبے میں عملی تجربہ بہت ضروری ہے۔ کتابوں میں لکھے تجربات کے بجائے نئے تجربات زیادہ اہم ہیں۔ توجہ طلب نکتہ یہ بھی ہے کہ اس شعبے میں طالبات کی تعداد زیادہ ہے جبکہ معاشرے میں زیادہ ضرورت طلبہ کی ہے۔ اچھے اور باصلاحیت طلبہ کو اس شعبے میں آنا چاہیے۔

خیال رہے کہ نفسیات کی ڈگری لینے کے بعد عملی زندگی میں محض ٹیچنگ ہی نہیں، اس سے کہیں زیادہ کاؤنسلنگ اور دیگر شعبوں میں ضرورت ہے اور وہاں فائدہ بھی زیادہ ہے۔

مزمل شاہ
مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ ڈپارٹمنٹ

بچوں کو کہانی کیسے سُنائیں؟

میرے بچپن کے دن ۔۔۔کتنے اچھے تھے دن

اے کاش کہ میں پھر سے لوٹ جاؤں بچپن کی وادی میں

تب جب نہ کوئی ضرورت تھی، نہ کوئی ضروری تھا

بچپن کی یادوں میں ایک گہری یاد ، وہ کہا نیاں ہیں جو ہم نے اپنی نانی،دادی یا امی سے سنی تھیں وہ آج بھی کہیں نہ کہیں ہمارے تخیل میں موجود ہیں۔

ذرا غور تو کریں کیا ہم اپنے بچوں کو ایسا کوئی خوبصورت لمحہ مہیا کر رہے ہیں ، جو ان کی زندگی کے یادگار لمحات بن جائیں۔۔۔۔ آیئے چند لمحے نکالیں اور سوچیں کہ۔۔۔

کہانی کیوں سنائیں

کیونکہ یہ ہمارے بزرگوں کی انمول روایت ہے۔تاریخ کے اوراق پلٹتے چلے جائیں تو انبیاء کرام ،بزرگان دین،صحابہ کرام ،مجاہدوں،غازیوں اور بڑے بڑے روشن نام ہیں جن کے کارنامے بچوں کی بہترین رہنمائی اور اخلاقی تربیت میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ بچوں کے ساتھ کہانی پڑھنے یا کہانی سنانے سے دماغ کی نشوونما اور تخیل کو فروغ ملتا ہے، زبان اور جذبات کی نشوونما ہوتی ہے، اور تعلقات مضبوط ہوتے ہیں۔ ہماری مذہبی اور ثقافتی روایات کو نمو حاصل ہوتا ہے۔افسوس !کہ آج کے بچے فلمی ستاروں اور کھلاڑیوں کو ہی اپنا آئیڈیل بناتے ہیں اور ان کی گفتگو اور چال ڈھال ہی کی تقلید کرتے نظر آتے ہیں۔

آیئے !

کیوں نہ ہم اپنے بچوں کو ان نا قابل فراموش کرداروں کی عظمت، شجاعت، دلیری، ایمانداری اور دیانت داری کے قصے سنائیں اور ان کے اندر بھی ان ہی خوبیوں کو اجاگر کریں۔

صرف یہی نہیں، کہانیاں سننا اور پڑھنا یا پڑھ کر سنانا بچے کی نشوونما میں کئی طریقوں سے مدد کرتی ہیں۔ بچوں کومختلف آوازوں، الفاظ اور زبان کو جاننے میں مدد فراہم کر کےانہیں خواندگی کی ابتدائی مہارتوں کے لیے تیار کرتی ہیں۔ بچے کے تخیل اور تجسس کو ابھار کر ان کی تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرتی ہیں۔لا ابالی طبعیت کے مالک بچوں کی توجہ مرکوز کرنے کی صلاحیت اور ارتکاز کو بڑھا نے میں مدد دیتی ہیں ۔سماجی مہارت اور بات چیت کی مہارتوں کے لیے تیار کرنے میں مدد کرتی ہیں۔بچے کو حقیقی اور افسانوی کردار و واقعات کے درمیان فرق سیکھنے میں مددکرتی ہیں، بچے کو نئے حالات و واقعات کے جزئیات پر غوروفکرکرنے اور ان کے ساتھ نبرد آزما ہونے کے ہنر سے آراستہ کرتی ہیں۔

کہانی کیسے اور کب سنائیں

کہانی سنانے کا بہترین وقت سونے سے کچھ دیر قبل کے وقت ہی کو کہا جاتا ہے کیونکہ اس وقت سنی گئی بات پوری رات دماغ میں نقش ہوتی رہتی ہےلیکن.. کوئی بھی وقت اچھا ہوسکتا ہے ایک کہانی کے لیےجب آپ بچے کے ساتھ پرسکون ماحول میں ہوں، جیسے پارک میں، دوپہر کے وقت پلنگ میں، جب آپ کسی انتظار گاہ میں ہوتے ہیں۔کہانی پر اپنے بچے کے ردعمل پر دھیان دیں ،اس کی مثبت سوچوں پر اس کی حوصلہ افزائی کریں اورمنفی رویوں کو بدلنے میں اس کی مدد کریں۔ کرداروں کا اخلاق ،ان کی گفتگواور سنانے والے کے لہجے کا اتار چڑھاؤ بچوں کے ننھے ذہنوں پر گہرےاور دیر پا اثرات چھوڑتے ہیں ۔

کہانی میں دلچسپی کو برقرار رکھنے کے لیے بچوں کی ذہنی استطاعت کو مد نظر رکھنا چاہیے۔اس کے لیے کسی کتاب کا سہارا بھی لیا جا سکتا ہےیا پھر زبانی بھی سنائی جا سکتی ہے۔یہاں چند باتوں کو مد نظر رکھنا ضروری ہے

١ کتاب پڑھنے کو معمول کا حصہ بنائیں، اور ہر روز کم از کم ایک کتاب شیئر کرنے کی کوشش کریں، ٹی وی کو بند کریں، اپنے فون کو سائلنٹ پر رکھیں، اور پڑھنے کے لیے کوئی پرسکون جگہ تلاش کریں تاکہ آپ کا بچہ آپ کی آواز پر اپنی توجہ مرکوز کر سکے۔

٢ جب آپ کہانی سنائیں تو بچے کواپنے قریب یا سامنے بٹھائیں تاکہ بچہ آپ کا چہرہ اور کتاب دیکھ سکے۔
جہاں کہیں ضرورت ہومضحکہ خیز شور اور آواز کے اتار چڑھاؤ کابھرپور استعمال کریں۔ کھیلیں اور مزے کریں تصویروں کے بارے میں بات کرنے کی حوصلہ افزائی کرکے، اور مانوس الفاظ اور فقرے دہرا کر بچے کو شامل کریں۔

٣ کہانی کے پس منظر، ارد گرد کے ماحول اور وقت/دور کے متعلق تفصیل سے بات کریں۔

٤ کہانی سناتے وقت کرداروں کو در پیش مسائل پر بچوں کو سوچنے اور ممکنہ حل کی پیش گوئی کا موقع دیں۔
کہانی کے حل کا مثبت ہونا بھی ضروری ہے کیونکہ مثبت حل ہی بچے کے کردار پر خوشگوار اثرات چھوڑیں گے، منفی انجام مایوسی اور منفی رویوں کو فروغ دیتے ہیں۔

٥ کبھی کبھار بچے کو کتابوں کا انتخاب کرنے کی آزادی دیں اور اپنے چھوٹے بچے کی پسندیدہ کتابیں بار بار پڑھنے کے لیے تیار رہیں

٦ اگر آپ اپنے بچے یا طالب علم کے لیے کچھ اچھا کرنا چاہتے ہیں تو ان طریقوں کو دریافت کریں جن کے ساتھ آپ بچے کو کہانیاں تخلیق کرنے کی جانب راغب کر سکتے ہیں۔

قرۃالعین رانا ریسرچ ایسوسی ایٹ R&D ڈپارٹمنٹ

سید علی گیلانیؒ

تحریک آزادی کشمیر کے متفقہ قائد

سید علی گیلانیؒ وادئ کشمیر کی تحصیل بانڈی پورہ میں 1929ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے سری نگر اور لاہور سے تعلیم حاصل کی۔ آپ 1972ء، 1977ء اور 1982ء کے انتخابات میں مقبوضہ کشمیر کی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوتے رہے۔ بھارتی مظالم کے خلاف احتجاج کے طور پر آپ نے 1989ء میں اسمبلی کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا۔

سید علی گیلانیؒ پاکستان کے سچے عاشق تھے۔ اسلام ، پاکستان ، آزادئ کشمیر اور الحاقِ پاکستان کے حق میں ہمیشہ جرآت سے آواز اٹھاتے رہے۔آپ آزادی کشمیر کے سب سے نمایاں رہنما تھے۔

آپ "حریت کانفرنس" کے پہلے چیئرمین تھے اور کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ آپ کی زندگی کے سولہ سال بھارتی جیلوں میں گزرے۔

آپ کا یہ نعرہ بہت مشہور ہوا, ہم پاکستانی ہیں پاکستان ہمارا ہے۔

آپ کا انتقال ستمبر 2021ء میں اپنے گھر پر نظر بندی کے دوران ہوا۔ سید علی گیلانیؒ کی غائبانہ نمازِ جنازہ دنیا کے کئی ممالک میں ادا کی گئی۔

علی حسین
سینیئر مینیجر مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ

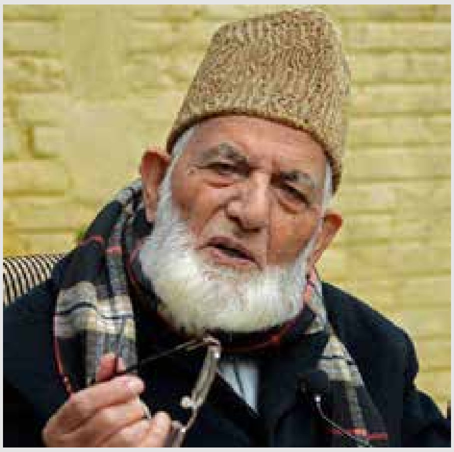

نظم بسلسلہ یومِ حیا

حیا بغاوت ہے ہر بدی سے۔۔۔
حجاب بن کے جو صنفِ نازک کو

آہنی اک حصار دے دے
پُکار بن کے جوابنِ قاسم کو
غیرتِ بےمثال دے دے

شُجاعتوں کی ہوں داستانیں
رقم ہو تاریخ غیرتوں سے

حیا شجاعت ہےبے کسی میں
حیا بغاوت ہے ہر بدی سے

کہیں شرم ہے گلاب بن کے
کہیں ہے غیرت حصار بن کے

ہو بنتِ حوّا یا ابنِ آدم
حیا ضرورت ہے ہر بشر کی

حیا سعادت،حیا شہادت
حیا کے دَم سے بقائے آدم

ہاجرہ منصور
پرنسپل کیمپس 18

حیاءکا حق

صحابی رسول اِبن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا۔

اللہ تعالی سے شرم و حیاء کرو جیسا کہ اس سے شرم و حیاء کرنے کا حق ہے۔

ہم (صحابہ)نے عرض کیا: اللہ کے رسول ! ہم اللہ سے شرم و حیاء کرتے ہیں اور اس پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: حیاء کا یہ حق نہیں جو تم نے سمجھا ہے، اللہ سے شرم و حیاء کرنے کا جو حق ہے وہ یہ ہے کہ تم اپنے سر اور اس کے ساتھ جتنی چیزیں ہیں(مثلاً افکار، خیالات) ان سب کی حفاظت کرو اور اپنے پیٹ اور اس کے اندر جو چیزیں ہیں۔

(مثلاً حرام،ناجائز،نقصاندہ چیزوں کے کھانےسے) ان کی حفاظت کرو اور موت اور ہڈیوں کے سڑ جانے کو یاد کرو اور جسے آخرت کی چاہت ہو وہ دنیا کی زینت کو ترک کر دے۔

پس جس نے اسے پورا کیا تو حقیقت میں اسی نے اللہ تعالی سے حیا کی جیسا کہ اس سے حیا کرنے کا حق ہے۔

صحيح،سنن الترمذي: 2000

سلسلہ ہم سے پوچھیے

سوال ۔

میرا ایک بیٹا ہے جو ٹین ایجر ہے۔ وہ بہت ضدی ہے ، بات نہیں سنتا اور زیادہ تر وہی کرتا ہے جو اس کا دل کرتا ہے ۔ اگر بات سن بھی لے تو اس کو اس بات کا احساس ہونے میں بہت وقت لگتا ہے کہ جو کہا گیا تھا وہ اس کی بھلائی کے لیے ہی تھا جس کی وجہ سے بہت وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ میرا سوال ہے کہ میں کیسے اسے فرمان بردار بناؤں کہ وہ میری بات سنے۔

جواب ۔

ٹین ایج عمر کا ایسا حصہ ہوتا ہے جب انسان کے اندر نہ صرف جسمانی بلکہ ذہنی، جذباتی اور فکری تبدیلیاں بھی آ رہی ہوتی ہیں۔ ایسے میں اکثر بچے اپنی شناخت کی تلاش میں ہوتے ہیں اوردنیا کومختلف زاویے سے دیکھنا شروع کرتے ہیں۔ بتائے ہوئے طریقوں پر چلنے اور کہے گئے کاموں کو کرنے سے زیادہ وہ اپنی مرضی کرنا چاہتے ہیں اپنی پسند سے سب کچھ کرنے کی چاہت اکثر والدین کے ساتھ اختلاف کا ذریعہ بنتی ہے کیونکہ والدین اپنے تجربات کی بنیاد پر ان کو بہت سی باتیں یا عادات سکھانے کے خواہش مند ہو تے ہیں جن سے بچے اتفاق نہیں کرتے۔ اکثر باتیں بچے اس لیے نہیں مانتے کیونکہ وہ ان کے نزدیک غیر اہم ہوتی ہیں یا کوئی بات اگر بار بار کہی جا رہی ہو تو ضد میں آ کر بھی وہ کام نہیں کرتے۔ ایسے میں آپ کی رہ نمائی کے لیے چند تجاویز پیش کی جا رہی ہیں

۱ سب سے پہلے بچے کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کرنے پر توجہ دیں۔ ان سے باتیں کریں ، ان کی پسند کے کام کریں ، ان کی مانیں تاکہ انہیں یہ احساس ہو کہ آپ ان کے خیر خواہ ہیں اور تمام معاملات میں ان کی بھلائی چاہتے ہیں۔ یہ بات جتانے یا بتانے سے ممکن نہیں ہو گی۔

۲ جو کام کرنے کے لیے کہا جا رہا ہے، اس کی وجوہات اور مقصد ٹین ایجر کو ضرور بتائیں کیونکہ جب مقصد واضح ہوتا ہے تو کام کرنے میں آسانی ہوتی ہے اور ترغیب ملتی ہے۔

۳ بچوں کی عزت کرنے کو اپنی اولین ترجیح بنائیں۔ طنز یا طعنے سے مکمل گریز کریں اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر ان کو ڈانٹنے، ڈرانے اور دھمکانے سے بھی پرہیز کریں۔ اس عمر میں بچے بے حد حساس ہوتے ہیں اور والدین کی کہی گئی منفی باتیں ان پر بہت گہرے اثرات مرتب کرتی ہیں۔

۴ بچوں کے اندر احساس ذمہ داری بیدار کریں۔ ان کو روزمرہ کی کچھ ذمہ داریاں دیں جس سے ان کے اندر خود مختاری کا احساس ہو اور ان کی قوت فیصلہ بہتر ہو۔

۵ ان کو غلطیاں کرنے کی ، اظہار کرنے کی گنجائش دیں۔ یہ ان کا بنیادی حق ہے۔

٦ آپ بھی ان کی بات تسلی سے سنیں ، ان کی آرا کو اہمیت دیں اور ان کے درست فیصلوں کو ترجیح دیں۔چونکہ والدین بچوں کے لیے رول ماڈل کی حیثیت رکھتے ہیں اس لیے جب والدین اس عادت کو اپنائیں گے تو بچے بھی ان شاء اللہ ایسا ضرور کریں گے۔

۷ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کا مضبوط تعلق سب سے اہم بات ہے۔ بچوں کو صحیح اور غلط بتانے کے لیے اور ان کی رہ نمائی کرنے کے لیے ہر جگہ آپ ان کے ساتھ موجود نہیں ہو سکتے ، لہٰذا ضروری ہے کہ آپ دین سے ایسا تعلق قائم کریں کہ وہ خود اچھے ، برے اور کرنے یا نہ کرنے والے کاموں میں فرق کر سکیں۔

۸ دوسرے لوگوں سے بچوں کے رویوں یا عادات کی شکایات نہ کریں۔ اس سے بچوں کے اندر سے والدین پر اعتماد اور بھروسہ ختم ہو جاتا ہے

۹ کوئی وقت ایسا ضرور مختص کریں جب سب گھر والے آپس میں بات چیت کریں، دن بھر کی روداد سنائیں اور مختلف معاملات میں ایک دوسرے سے مشورہ کریں۔ یاد رہے کہ اس دوران کوئی بھی موبائل، ٹیبلٹ یا لیپ ٹاپ کا استعمال نہ کر رہا ہو۔

۱۰ تحمل مزاجی اور استقامت کے ساتھ آپ ان کے لیے بہترین عملی نمونہ بنتے رہیں ان شاء اللہ ان کے رویے میں بھی بہتری آئے گی۔

امید ہے کہ ان چند اقدامات سے ہم آپس کے تعلقات کو احترام اور محبت سے بہتر کریں گے۔

آمنہ کامران
مینیجر مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ ڈپارٹمنٹ

کیا آپ اپنے بچے کی تربیت اور اس کے اخلاق و کردار کی درستی کے لیے فکر مند ہیں؟
کیا آپ کسی مستند کاؤنسلر سے رہنمائی چاہتے ہیں؟
کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ بہترین والدین بننے کا اعزاز حاصل کریں!!

ہم لارہے ہیں آپ کے لیے...

عثمان پبلک اسکول سسٹم کے **تربیہ ای میگزین** میں ایک ایسا مستقل سلسلہ

ہم سے پوچھیے

جو آپ کے سوالات کے تسلی بخش جواب دے گا۔
آج ہی اپنے سوالات اس ای میل ایڈریس پر بھیجیے۔۔

JOIN OUR GUIDES

mcd@usman.edu.pk

Our very own Usmanians

You are invited to write your heart out in a special section of

TARBIYAH E-MAGAZINE

Your writing may contain
Any unforgettable memory of your school..
Any thing which you like the most about UPSS...
Any article with authentic knowledge Related to career opportunities, different professions and degrees,
Any word of advice for your juniors
Your achievement , Success stories
And much more...

UPSS
Shaping the leaders of Ummah

JOIN OUR GUIDES

Department of
Mentoring & Counselling
Usman Public School System

E-mail your write ups at
mcd@usman.edu.pk

usman.edu.pk | usmanpublicschoolsystem | @UsmanSchool